وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور (یوں تو) میں بھی اپنے نفس کو (گناہ سے) بے لوث نہیں کہتا ہوں کیونکہ (میں بھی بشر ہوں اور) نفس برابر برائی

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵۳ وَ

کیطرف ابھارتا ہی رہتا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے (اور گناہ سے بچائے) اسمیں شک نہیں کہ میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے

قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ تو میں انکو اپنے ذاتی کام کے لئے خاص کروں گا پھر جب اس نے یوسف سے

كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝۵۴ قَالَ

باتیں کیں تو یوسف کی اعلےٰ قابلیت ثابت ہوئی اور (اس نے حکم دیا کہ تم آج سے) ہماری سرکار میں یقیناً باوقار اور معتبر ہو

اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝۵۵

یوسف نے کہا (جب آپ نے میری قدردانی کی ہے تو) مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کیجئے کیونکہ میں (اسکا) امانتدار خزانچی (اور اسکے حساب کتاب سے

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا

بھی واقف ہوں۔ (غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہوئے) اور ہم نے یوں یوسف کو ملک مصر پر قابض بنایا کہ اسمیں جہاں

حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ

چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور ہم نیکوکاروں کے اجر کو اکارت نہیں کرتے۔ اور جو لوگ ایمان

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے ان کے لیئے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے۔ (اور چونکہ کنعان میں

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۵۷ ع وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ

بھی قحط تھا، اس وجہ سے) یوسف کے (سوتیلے) بھائی (غلہ خریدنے کو مصر میں) آئے سو اور یوسف کے پاس

فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۸ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

گئے تو یوسف نے انکو فوراً پہچان لیا اور وہ لوگ انکو نہ پہچان سکے۔ اور جب یوسف نے ان کا غلہ کا سامان درست

قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي

کر دیا (اور وہ رخصت ہوئے، تو یوسف نے انسے) کہا کہ (ابکی آنا تو) اپنے سوتیلے بھائی کو (جسے گھر چھوڑ آئے ہو) میرے پاس لیتے آنا کیا تم

۱۳ الجزء

۱ کلام کی پختگی سے حضرت یوسف کی لیاقت و قابلیت ثابت ہوئی، سچ ہے ؎ تاسخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش ناشنفتہ باشد۔ جب حضرت یوسف کو یہ افسری ملی اس وقت آپکی سن ۳۳ برس کا تھا اور جب آپ چالیس برس کے ہوئے اور بادشاہ کو آپ کی حسن تدبیر پر کامل اطمینان ہو گیا تو اس نے اپنا جڑاؤ تاج آپ کے سر پر رکھا اور شاہی خلعت پہنایا اور اپنی خاص سواری حوالہ کی اور اپنے تخت پر بٹھایا اور تمام ارکین سلطنت کو آپ کی خدمت میں مقرر کیا اور سلطنت کے تمام امور آپ کے سپرد کر کے خود دستبردار ہوا اور حضرت یوسف کو یوں سلطنت ملی اور آپ نبی بھی ہوئے اور ایک سو بیس برس کے سن میں انتقال فرمایا۔ ۱۲-۱۳ ۲ جب ارزانی کے سات برس گزر گئے اور گرانی شروع ہوئی اور حضرت یوسف نے غلہ فروخت کرنا شروع کیا تو پہلے سال روپے کے عوض اور دوسرے سال زیورات و جواہرات تیسرے سال چوپایوں جانوروں، چوتھے سال غلاموں لونڈیوں، پانچویں سال، گھروں اور درختوں اور اثاث البیت، چھٹے سال کھیتوں نہروں کے عوض غلہ دیا، اور جب ان لوگوں کی ملک میں کوئی چیز باقی نہ رہی تو ساتویں سال لوگوں کی جانوں کا مول کر کے غلہ دیا غرض اس تمام ملک میں کوئی قحطی ایسا نہ تھا جو حضرت یوسف کا غلام یا لونڈی نہ ہو یوں خدا نے حضرت یوسف سے غلامی کا دھبہ مٹایا، اور تمام ملک کو آپ کا غلام بنا دیا۔ ۱۲ ۳ چونکہ حضرت یوسف نے ارزانی کے زمانہ میں آیندہ کے قحط کے خیال سے بہت وافر غلہ جمع کر لیا تھا اور جب قحط کا زمانہ آیا تو اس طرح فروخت کرنا شروع کیا کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ نہ دیتے تھے تاکہ لوگ جمع یا تجارت (باقی بر صفحہ ۳۸۶)

حضرت یوسف کی رہائی

حضرت یوسف کا خزانچی و معتمد ہونا

بھائیوں کا غلہ لینے آنا

الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا
نہیں دیکھتے کہ میں یقیناً ناپ بھی پوری دیتا ہوں اور میں بہت اچھا مہمان نواز بھی ہوں ﴿۱۲﴾ پس اگر تم اسکو میرے پاس
كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
لاؤ گے تو تمہارے لئے نہ میرے پاس کچھ (غلہ وغیرہ) ہوگا نہ تم لوگ میرے قریب ہی پھٹکنے پاؤ گے۔ وہ لوگ کہنے لگے
أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ
ہم اسکے والد سے اسکے بارے میں جاتے ہی درخواست کرینگے اور ہم ضرور اسکام کو کرینگے۔ اور یوسف نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ انکی (جو
فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ
پونجی انکے بورو نمیں (چپکے سے) رکھ دو تاکہ جب لوگ اپنے اہل (وعیال) کے پاس لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچان لیں،
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا
(اور اس طمع میں) شاید پھر پلٹ کر آئیں۔ غرض جب لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کے آئے تو سب نے ملکر عرض کی اے
يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ
ابا! ہمیں (آئندہ) غلہ ملنے کی ممانعت کردی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی (بنیامین) کو بھیج دیجئے تاکہ ہم پھر
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا
غلہ لائیں اور ہم اسکی پوری حفاظت کرینگے۔ یعقوب نے کہا میں اسکے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس سے
أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ
پہلے اسکے ماں جائے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ تو خدا اسکا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ
کرنے والا ہے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنے اپنے اسباب کھولے تو اپنی اپنی پونجی کو دیکھا کہ بعینہٖ واپس کردی گئی ہے
رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا
تو اپنے باپ سے کہنے لگے اے ابا ہمیں (اور) کیا چاہیئے (دیکھئے) یہ ہماری (جمع) پونجی تک تو ہمیں واپس دے دی
رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

گئی اور (غلہ مفت ملاب بنیامین کو جانے دیجئے تو) ہم اپنے اہل وعیال کے واسطے غلہ لادلائیں اور اپنے بھائی کی

(بقیہ از ص ۳۸۵) نہ کرنے لگیں۔ اور یہ خبر تمام اطراف وجوانب میں مشہور ہوئی تو کنعان سے حضرت یوسف کے بھائی بھی غلہ لینے آئے ﴿۱۲﴾ ﴿۱۲﴾ یعنی چاہے کتنے ہی ہی مہمان آئیں میں اکتاتا نہیں ہوں۔ ﴿۱۲﴾ ﴿۱۲﴾ حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا بادشاہ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ تمہارا ایک بھائی اور ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ جب ہم وہاں پہنچے تو بادشاہ نے ہم سے جاسوسی کا شبہ کیا جب ہم نے اپنا پورا حال بیان کیا تو بادشاہ نے کہا اسی مرتبہ اپنے بھائی کو بھی لیتے آنا تاکہ تمہارا سچ جھوٹ ظاہر ہو۔ ورنہ تم کو غلہ نہ ملے گا۔ ﴿۱۲﴾

كَيْلَ بَعِيرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ

پوری حفاظت کریں اور ایک بارِ شتر غلہ اور بڑھوا لائیں گے یہ (جواب کی دفعہ لائے تھے) تھوڑا سا غلہ ہے۔

مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهٖٓ

یعقوب نے کہا جبتک تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد نہ کرو گے کہ تم اسکو ضرور مجھ تک (صحیح وسالم) لے آؤ گے مگر

إِلَّآ أَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ

ہاں جب تم خود گھر جاؤ (تو مجبوری ہے) دشمن میں تو تمہارے ساتھ ہرگز اسکو نہ بھیجونگا پھر جب ان لوگوں نے انکے سامنے عہد کر لیا

عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا

تو یعقوب نے کہا کہ ہم لوگ جو کہہ رہے ہیں خدا اسکا ضامن ہے۔ اور یعقوب نے (نصیحتاً چلتے وقت بیٹوں سے) کہا اے فرزندو دیکھو

مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ

خبردار سب کے سب ایک ہی دروازے سے نہ داخل ہونا (کہیں نظر نہ لگ جائے) اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور

وَمَآ أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّٰهِ مِن شَيْءٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا

میں تم سے اس (بلا) کو جو خدا کی طرف سے (آئے) کچھ بھی ٹال نہیں سکتا۔ حکم تو (دراصل) خدا ہی کے واسطے ہے

لِلّٰهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾

میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے [1] اور جب یہ سب بھائی

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۖ مَا كَانَ يُغْنِي

جس طرح ان کے والد نے حکم دیا تھا اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے۔ مگر جو حکم خدا کی طرف سے آنے کو تھا

عَنْهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ

اُسے یعقوب کچھ بھی ٹال نہیں سکتے تھے مگر (ہاں) یعقوب کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انہوں نے بھی یوں

قَضٰىهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

پورا کر لیا کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ اُسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحب علم ضرور تھا مگر بہتیرے لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰٓى إِلَيْهِ أَخَاهُ ع ۱۱

(اس سے بھی) واقف نہیں۔ اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس (الگ) میں

[1] ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کی درخواست پر اپنی طرف سے ایک خط بھی بادشاہِ مصر کے نام لکھا تھا اور ایک عمامہ جو حضرت ابراہیم کے ترکہ میں ملا تھا ابن یامین اور یہود اکی معرفت تحفہ کے طور پر بھیجا تھا اور سب بیٹوں کو شجرہ الوداع تک پہنچانے آئے تھے اور اس وقت حضرت یوسف کو یاد کر کے بہت روئے تھے کیونکہ ان کو بھی یہاں تک پہنچانے آئے تھے ۱۲ ۱۲ ۱۲

خدا کا شکر کون ادا نہیں کرتا

قَالَ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۹﴾

جگہ دی اور (چپکے سے) اس (بنیامین) سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ تو جو کچھ (بدسلوکیاں) یہ لوگ

فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیۡ رَحۡلِ

تمہارے ساتھ کر رہے ہیں اسکا کچھ رنج نہ کرو۔ پھر جب یوسف نے ان کا ساز و سامان سفر غلہ وغیرہ درست کرا دیا

اَخِیۡهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الۡعِیۡرُ اِنَّكُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ﴿۷۰﴾

تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا کٹورا (یوسف کے اشارہ سے) رکھوا دیا پھر ایک منادی للکار کے بولا کہ اے قافلے والو! ہو نہ

قَالُوۡا وَاَقۡبَلُوۡا عَلَیۡهِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوۡا نَفۡقِدُ

ہو یقیناً تمہی لوگ ضرور چور ہو (یہ سنکر) یہ پکارنے والوں کی طرف پھر پڑے اور کہنے لگے (آخر) تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے

صُوَاعَ الۡمَلِكِ وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ بَعِیۡرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیۡمٌ ﴿۷۲﴾

ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا ہے اور میں اسکا ضامن ہوں کہ جو شخص اسکو لا حاضر کریگا اسکو ایک

قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِی الۡاَرۡضِ وَ

بار شتر (غلہ انعام) ملے گا۔ (تب) یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ (تمہارے) ملک میں ہم فساد کرنیکی غرض سے

مَا كُنَّا سٰرِقِیۡنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ كٰذِبِیۡنَ ﴿۷۴﴾

نہیں آئے تھے اور ہم لوگ چور تو ہیں نہیں تب وہ ملازمین بولے اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہوگی یہ لوگ

قَالُوۡا جَزَآؤُهٗ مَنۡ وُّجِدَ فِیۡ رَحۡلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ

بے دھڑک بول اٹھے کہ اسکی سزا یہ ہے کہ جسکے بورے میں وہ پیالہ نکلے تو وہی خود اس کا بدلہ ہے[1] (تو وہ مال کے بدلہ میں غلام بنا لیا

نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِهِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡهِ

جائے) ہم لوگ تو اپنے یہاں (ظالموں (چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ غرض یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتہ

ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَهَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِیۡهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدۡنَا لِیُوۡسُفَ ؕ

کھلنے کے قبل دوسرے بھائیوں کے شلیتوں سے (تلاشی شروع کی اسکے بعد (آخر میں) اس کے پیالہ کو یوسف نے اپنے بھائی

مَا كَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاهُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِكِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ

کے شلیتہ سے برآمد کیا۔ یوسف کو بھائی کے روکنے کی ہم نے یوں تدبیر بتائی ورنہ بادشاہ مصر کے قانون کے موافق اپنے بھائی

[1] اس سے یہ شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت یوسف کے آدمیوں نے ان پر افترا کیا اور جھوٹ بولے کیونکہ ان لوگوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم پیالے کے چور ہو بلکہ انکو صرف چور اس واسطے کہا تھا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسف کو چرایا تھا۔ ۱۲ [2] کیونکہ اس وقت کا قانون یہ تھا کہ مال والا چور کو ایک سال تک اپنی خدمت میں رکھتا تھا۔ ۱۲

اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ

کو روک نہیں سکتے تھے مگر ہاں جب خدا چاہے ہم جسے چاہتے ہیں اسکے درجے بلند کر دیتے ہیں اور (دُنیا میں) ہر صاحب علم

عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ

سے بڑھکر ایک اور عالم ہے (غرض بنیامین روک لئے گئے) تو یہ لوگ کہنے لگے اگر اُسنے چوری کی تو کونسا تعجب ہے اسکے

فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ ؕ قَالَ اَنْتُمْ

پہلے اس کا بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے تو یوسفؑ نے (اسکا کچھ جواب نہ دیا) اسکو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اسکو ظاہر نہ

شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ

ہونے دیا (مگر) یہ کہدیا کہ تم لوگ بڑے خانہ خراب (بڑے آدمی) ہو اور جو (اسکے بھائی کی چوری کا حال) بیان کرتے ہو اس سے خدا خوب واقف

اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ

ہے۔ (اس پر) ان لوگوں نے کہا اے عزیز اس (بنیامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں (اور اسکو بہت چاہتے ہیں) تو آپ

مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

اسکے عوض ہمیں کسی کو لے لیجئے (اور اسکو چھوڑ دیجئے) کیونکہ ہم آپکو بہت نیکوکار بزرگ سمجھتے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ (یہ

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا

کیونکر ہو سکتا ہے) ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں (اگر ہم ایسا کریں) تو ہم ضرور بڑے بے انصاف

اسْتَیْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ

ٹھہرے۔ پھر جب یوسفؑ کی طرف سے مایوس ہوئے تو باہم مشورہ کرنے کے لئے الگ کھڑے ہو گئے۔ تو جو شخص ان سب میں بڑا تھا۔

تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

(یہودا) کہنے لگا کہ (بھائیو) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے تم لوگوں سے خدا کا عہد کرا لیا تھا اور اس سے پہلے تم لوگ یوسف

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

کے بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو۔ تو (بھائی) جب تک میرے والد مجھے اجازت (نہ) دیں یا خود خدا مجھے

حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾

کوئی حکم (نہ) دے میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ٹلوں گا۔ اور خدا تو سب حکم دینے والوں سے بہتر ہے۔ تم لوگ

۱۱ ع ۳

لہ حضرت یوسفؑ کو انکی پھوپھی نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے پالا تھا حضرت یعقوبؑ جب یوسفؑ کی جدائی گوارا نہ کر سکے اور پھوپھی کے ہاں سے لینے گئے تو ان کو بھی یوسفؑ کا جدا کرنا گوارا نہ ہوا۔ آخر جب حضرت یعقوبؑ کا اصرار ہوا تو انہوں نے ایک حیلہ یہ کیا کہ وہ کمربند جو حضرت اسحٰقؑ کے ترکہ سے ان کو ملا تھا حضرت یوسفؑ کی کمر میں باندھ دیا گویا انکو چور بنایا اور چونکہ اس زمانہ میں چور ہی مال کے عوض لے لیا جاتا تھا اس بنا پر حضرت یوسفؑ کو یوں اپنی پھوپھی کے پاس رہنا پڑا۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے ان کے بھائی نے چوری کی تہمت دی اور حضرت یوسفؑ نے خانہ خراب اس وجہ سے کہا کہ ان لوگوں کی وجہ سے حضرت یعقوبؑ کو فراق یوسفؑ کی مصیبت جھیلنی پڑی اور گھر برباد ہوا۔ اس کے علاوہ پیغمبرزادگی کا دعوے اور پھر اپنے منہ سے چوری کا اقرار

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ارْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ
اپنے والد کے پاس پلٹ کے جاؤ اور (ان سے جاکر) عرض کرو اے ابا آپؑ کے صاحبزادے نے چوری
وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ ۸۱
کی اور ہملوگوں نے تو اپنی دانست کیمطابق (اس کے لے آنے کا) عہد کیا تھا اور ہم کچھ (از) غیبی آفت کے نگہبان تو تھے
وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا
نہیں۔ اور آپ اس بستی (مصر) کے لوگوں سے جس میں ہملوگ تھے دریافت کر لیجئے اور اس قافلہ سے بھی جسمیں ہم آئے
فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ ۸۲ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
ہیں (پوچھ لیجئے) اور ہم یقیناً بالکل سچے ہیں۔ (غرض جب ان لوگوں نے جاکر بیان کیا تو) یعقوبؑ نے کہا (اس نے چوری نہیں
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ
کی) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑلی ہے[1] تو (خیر) صبر (اور خدا کا شکر خدا سے تو (مجھے) اُمید ہے کہ میرے سب
بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ ۸۳ وَتَوَلّٰى
(لڑکوں) کو میرے پاس پہنچادے۔ بیشک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اور یعقوبؑ نے ان لوگوں کی طرف

[1] مطلب یہ تھا کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ خود چور ہی چوری کی علت میں ماخوذ ہوتا ہے تو بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق وہ گرفتار نہیں ہو سکتا تھا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ
سے مُنہ پھیر لیا اور (رو کر) کہنے لگے ہائے افسوس یوسفؑ پر۔ اور (اسقدر روئے کہ) آنکھیں ان کی صدمہ سے
عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ ۸۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ
سفید ہو گئیں وہ تو بڑے رنج کے ضابط تھے۔ (یہ دیکھ کر انکے بیٹے) کہنے لگے کہ آپ تو ہمیشہ
تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
یوسفؑ کو یاد ہی کرتے رہیے گا یہاں تک کہ بیمار ہو جائیے گا یا جان ہی دے دیجئے گا۔
تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝ ۸۵ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ
یعقوبؑ نے کہا (میں تم سے کچھ نہیں کہتا) میں تو اپنی بیقراری و رنج کی شکایت خدا ہی سے
وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۸۶
کرتا ہوں۔ اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا

اے میرے فرزندو (ایکبار اور پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اسکے بھائی کو (جس طرح بنے) ڈھونڈھ کے لے آؤ اور

تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ

خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے سوائے کافر لوگوں کے اور کوئی نا اُمید

اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا

نہیں ہوا کرتا ۔ پھر جب یہ لوگ (سترہ بارہ) یوسفؑ کے پاس گئے لے تو (بہت گڑگڑا کر) عرض

يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

کی کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے (اسارے) کنبہ کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ

تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہم کو (اسکے عوض) پورا غلہ دلوا دیجئے اور (قیمت ہی پر نہیں ہمکو اپنا) صدقہ

اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا

خیرات دیجئے اسمیں تو شک نہیں کہ خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ (اب تو یوسفؑ سے نہ رہا گیا) کہا تمہیں

فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا

کچھ معلوم ہے کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسفؑ اور اسکے بھائی کیساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ (اسپر وہ لوگ چونکے

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىْ ۫

اور کہنے لگے (ہائیں) کیا تم ہی یوسف ہو (یوسفؑ نے) کہا ہاں میں ہی یوسفؑ ہوں۔ اور یہ میرا بھائی ہے۔

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا

بیشک خدا نے مجھ پر اپنا فضل (و کرم) کیا اسمیں شک نہیں کہ جو شخص (اس سے ڈرتا رہے اور (مصیبت میں)

يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

صبر کرے تو خدا ہرگز (ایسے) نیکوکاروں کا اجر برباد نہیں کرتا۔ وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تمہیں خدا نے یقیناً

وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم ہی یقیناً (از سر تا پا) خطاوار تھے۔ یوسفؑ نے کہا اب آج سے تم پر کچھ الزام

لہ اب کی مرتبہ پھر حضرت یعقوبؑ نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا اے عزیز ہم اہلبیت نبوت ہمیشہ جو میں گرفتار رہتے ہیں کیونکہ رنج و خوشی میں خدا ہمارا امتحان کرتا ہے۔ ادھر بنیامین برس اور زیادہ مصیبت پر مصیبت کا سامنا ہے پہلی مصیبت یہ تھی کہ میرے سرور دل فرزند یوسفؑ کو اسکے بھائی صبح کے وقت سیر و تماشہ کی غرض سے لے گئے اور شام کو روتے پیٹتے اس کا کرتا خون آلودہ کر کے لائے اور مجھ سے بیان کیا کہ اسے بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا یہ سنکر دنیا میری نظروں میں سیاہ ہو گئی اور اس کے فراق میں اسقدر رویا کہ بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی بنیامین سے کچھ میرا دل بہلتا تھا کہ پہلی دفعہ مصر سے واپس آکر لڑکوں نے بیان کیا کہ عزیز مصر نے اسے بلوایا ہے اور بغیر اس کے لے گئے غلہ نہ ملیگا تب میں نے مجبوراً اسے تمہارے پاس جانے دیا اب کی مرتبہ جو یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے کہ اس نے چوری کی اور بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اہلبیت نبوت چوری نہیں کرتے غرض تم نے جو اسکو قید کر لیا ہے اس سے میری مصیبت اور زیادہ ہو گئی۔ اب ہم پر رحم کرو اور احسان کر کے اس کو رہائی دو اور غلہ بھی پورا دو۔ فقط راقم یعقوبؑ اسرائیل بن اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ خلیل اللہ۔ یہ خط دیکھتے ہی حضرت یوسفؑ کو تاب ضبط نہ رہی۔ تنہائی میں جا کر خوب روئے۔ پھر منہ دھو کر باہر آئے اور بھائیوں سے باتیں کرنے لگے۔ جونہی ان لوگوں نے اپنی مصیبت دھرانی شروع کی پھر ضبط نہ ہو سکا اور پھر اندر جا کر خوب روئے۔ اسی طرح تین مرتبہ ایسا ہی کیا آخر جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کھل پڑے اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔ ۱۲-۱۳-۱۲

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ

نہیں خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے وہ سب سے زیادہ رحیم ہے۔ یہ میرا کرتا لے جاؤ[1] اور اُس کو ابا

هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ

جان کے چہرہ پر ڈال دینا کہ وہ پھر بینا ہو جائیں گے اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو

بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ

لے کر میرے پاس چلے آؤ۔ اور جونہی قافلہ مصر سے چلا تھا کہ ان لوگوں کے والد (یعقوبؑ)

اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا

نے کہدیا تھا کہ اگر مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے یوسفؑ کی بو معلوم ہو رہی ہے۔ وہ لوگ

تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ

(کنعان والے پوتے وغیرہ) کہنے لگے آپ یقیناً اپنے پرانے خیال (محبت) میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ پھر (یوسفؑ کی)

الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ

خوشخبری دینے والا آیا اور اُن کے کرتے کو اُن کے چہرے پر ڈال دیا تو یعقوبؑ فوراً پھر دوبارہ آنکھ والے ہو گئے۔ تب

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

یعقوبؑ نے بیٹوں سے، کہا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ان

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

لوگوں نے عرض کی اے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی (خدا کی بارگاہ میں) ہمارے واسطے دعا مانگیے ہم بیشک از سرتاپا گنہگار

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۖ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمہاری مغفرت کی دعا کرونگا بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان

الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ

ہے (غرض جب پھر یہ لوگ (معہ یعقوبؑ کے) چلے اور یوسفؑ شہر کے باہر لینے آئے تو جب لوگ یوسفؑ کے

اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے باپ ماں کو اپنے پاس جگہ دی اور (اُنسے) کہا اب انشاء اللہ بڑے اطمینان سے مصر میں چلیے۔

[1] یہ وہی کرتا تھا جو آگ میں پڑنے کے وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت جبرئیل نے بہشت سے لاکر پہنایا تھا اور حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے رخصت ہونے کے وقت بازو پر باندھ دیا تھا۔ اور جب کنوئیں میں گرے تو حضرت جبرئیل نے کھول کر اسے پہنا دیا تھا۔ اس کرتے کی خاصیت یہ بھی کہ جب کسی بیمار پر ڈالا گیا تو فوراً مرض زائل ہو گیا، اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ فوراً بینا ہو گئے۔ غرض جب فرزندان یعقوب اسے لیکر مصر سے باہر نکلے اور صحرا میں پہنچے تو بحکم خدا صبا نے اس کی عرشبو دس منزل سے حضرت یعقوبؑ کے دماغ تک پہنچائی اور جب ہی سے بشارت کو باد صبا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ

(غرض پہنچکر) یوسفؑ نے اپنے باپ ماں کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب کے سب یوسفؑ کی تعظیم کیواسطے اُنکے سامنے سجدہ میں

يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا

گر پڑے (اسوقت) یوسفؑ نے کہا اے ابّا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی کہ میرے پروردگار نے اسے سچ کر

رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ

دکھایا بیشک اس نے میرے ساتھ احسان کیا جب اُسنے مجھے قید خانہ سے نکالا اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں

وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اس کے بعد بھی آپ لوگوں کو گاؤں سے (شہر) لے آیا اور مجھ سے ملا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ

دیا) بیشک میرا پروردگار جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس کی تدبیر خوب جانتا ہے[۱] بیشک وہ بڑا واقف کار

هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ

حکیم ہے۔ (اس کے بعد یوسفؑ نے دُعا کی) پروردگار تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی

وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ

باتوں کی تعبیر بھی سکھائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مالک سرپرست ہے۔

الْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ تو مجھے (دُنیا سے) مسلمان اُٹھالے اور مجھے نیکو کاروں میں

وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

شامل فرما۔ (اے رسولؐ) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے

اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝

بھیجتے ہیں (اور تمہیں معلوم ہوتا ہے ورنہ) جس وقت یوسفؑ کے بھائی باہم اپنے کام کا مشورہ کر رہے تھے اور (بلاک

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ

کی) تدبیر کر رہے تھے تم انکے پاس موجود نہ تھے۔ اور کتنا ہی چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانیوالے نہیں ہیں حالانکہ تم ان سے

[۱] جب سابق عزیز مصر جس کا نام قطفیر تھا اور زلیخا کا شوہر تھا مر گیا تو قحط کے زمانہ میں زلیخا بہت محتاج ہوگئی یہاں تک کہ بھیک مانگنے لگی۔ لوگوں نے اس سے کہا تو حضرت یوسفؑ کے سامنے کیوں نہیں جاتی وہ بولی حیا مانع ہے جب لوگوں کا زیادہ اصرار ہوا تو ایک دن برسر راہ کھڑی ہوئی جب حضرت یوسفؑ کی سواری اُدھر سے گزری تو بیساختہ اس کی زبان سے نکلا پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے بادشاہوں کو نافرمانی کی وجہ سے غلام بنادیا اور غلاموں کو فرمانروائی کی وجہ سے بادشاہ۔ جب حضرت یوسفؑ نے سُنا تو پوچھا کیا تو ہی زلیخا ہے وہ بولی ہاں۔ آپؑ نے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے؟ وہ بولی اب جب میں بڑھیا ہوگئی تو تم مجھ سے میری حاجت پوچھتے ہو یہ سُنکر حضرت یوسفؑ اسے اپنے محل میں لے گئے اور پوچھا تم نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا وہ بولی ہاں مگر اب مجھے ملامت نہ کرو۔ آپؑ نے جب وجہ پوچھی تو کہا ایک تو یہ کہ تم ساحسین خدا نے پیدا ہی نہیں کیا! دوسرے مصر میں مجھ سا کوئی خوبصورت نہ تھا تیسرے میرا شوہر نامرد تھا۔ آپؑ نے پوچھا اب کیا ارادہ ہے وہ بولی دُعا کرو خدا پھر مجھے جوان بنادے۔ غرض وہ پھر جوان ہوئی اور آپؑ نے اسی سے نکاح کیا۔ تو وہ باکرہ تھی اس سے حضرت یوسفؑ کے تین اولادیں ہوئی۔ ایک میشا دوسرے افرائیم جو حضرت یوشع وصی موسیٰؑ کے دادا تھے، تیسری بیٹی رحیمہ جو حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ تھیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ

(تبلیغ رسالت کا) کوئی صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے واسطے (ہی نصیحت) ہے۔ اور آسمانوں

مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ

اور زمین میں (خدا کی قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن رات) گزرا کرتے ہیں اور اس سے منہ پھیرے رہتے

عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ

ہیں۔ اور اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا پر ایمان تو نہیں لاتے مگر شرک کئے جاتے

هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب آپڑے جو ان پر

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

چھا جائے یا ان پر اچانک قیامت ہی آجائے اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ (اے رسول) ان سے کہہ دو

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى

کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں (لوگوں کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میرا پیرو[1] (دونوں) مضبوط دلیل

بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ

پر ہیں اور خدا (ہر عیب و نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔ اے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ

رسول) تم سے پہلے بھی ہم گاؤں کے رہنے والے کچھ مردوں کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا کئے ہیں

اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

کہ ہم ان پر وحی نازل کرتے تھے تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ غور کرتے کہ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَ

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اور جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

ان کے لئے آخرت کا گھر (دنیا سے) یقیناً بدرجہا بہتر ہے۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ (پیغمبران سلف

[1] یہ تو ظاہر ہے اور کوئی اس کا منکر نہیں کہ حضرت رسول نے جناب امیرؑ کو بچپن ہی میں اپنی پرورش و پرداخت میں لے لیا تھا اور ہر وقت سایہ کی طرح ساتھ رہتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت رسول خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو سب سے پہلے آپ پر ایمان لانیوالے بھی یہی تھے۔

حب آیۃ انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اس وقت بھی آپ ہی نے سب پر سبقت کی پھر اسلام کو عروج ہوا اور جہاد کا حکم ہوا اس وقت تکلیف و آرام میں آپ کے سوا دوسرا ساتھ دینے والا نہ تھا۔ ان تمام باتوں سے صاف واضح ہے کہ رسولؐ کا سچا تابعدار اور پیرو حضرت علیؑ کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا اور اس آیت میں من اتبعنی کا مصداق آپ کے سوا کوئی اور نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے بصیغہ واحد فرمایا۔ ورنہ اور لوگ بھی مراد ہوتے، تو والذین اتبعونی فرماتا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

نے تبلیغ رسالت) یہاں تک کی کہ جب (قوم کے ایمان لانے سے) پیغمبر مایوس ہو گئے اور اُن لوگوں نے سمجھ لیا کہ

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

وہ جھٹلائے گئے تو ان کے پاس ہماری (خاص) مدد آپہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۱۰ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ

لوگوں (کے سر) سے تو ٹالا نہیں جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں کے قصوں میں عقل مندوں کے واسطے (اچھی

عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَ

خاصی) عبرت (و نصیحت) ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو (خواہ مخواہ) گھڑ لی جائے بلکہ جو

لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ

آسمانی کتابیں (اس کے پہلے سے موجود ہیں ان کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۱۱ ع

ایمانداروں کے واسطے (از سر تا پا) ہدایت و رحمت ہے۔

(۱۳) سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۶)

آیاتہا ۶ رکوعاتہا

سورۂ رعد[1] مدینہ میں نازل ہوا، اور اس کی تینتالیس آیتیں، اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

المرا[2] یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تمہارے پاس

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱

نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اُٹھا کھڑا کر دیا۔

[1] اس سورہ کے بعض خلاقی تمدنی نتیجے یہ ہیں: قرآن کی حقیت، ہر شے کا خالق خدا ہی ہے، قدرت خدا میں غور و فکر کرنے کا حکم، ہر قوم کا ایک ہادی ہے، خدا ہر چیز کو جانتا ہے، آدمیوں کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں، خدا کسی کی نعمت بلا وجہ نہیں چھینتا، ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے حتی کہ گرج بھی، حق و باطل کی مثل، مومنین کی صفت، کفار کی صفت، خدا کی یاد تسلی بخش ہے، خدا کے وعدے سچے ہیں، طوبیٰ کا ذکر، انگلے پیغمبروں کی بھی متعدد بیبیاں تھیں، حضرت علی کی فضیلت۔ ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد ان اللہ المحی المیت الرزاق ہے۔ یعنی میں ہوں خدا جلانے والا مارنے والا، رزق دینے والا، واللہ اعلم۔ ۱۲

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا کہ ہر ایک وقتِ مقرر تک

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

چلا کرتا ہے وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ اور اسی غرض سے کہ تم لوگ

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِيْ

اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ اور وہی وہ ہے

مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ

جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنائے اور اس نے

الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ

ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے) وہی رات کے پردہ سے دن کو ڈھک

النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳

دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

اور خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے

وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ

درخت بعض کی ایک جڑ اور کئی کئی شاخیں اور بعض اکیلا (ایک ہی شاخ کا) حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے

وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ

جاتے ہیں۔ اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں بیشک جو عقل والے ہیں ان کے لئے اس میں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ

(قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں۔ اور اگر تمہیں (کسی بات پر) تعجب ہوتا ہے تو ان کفار کا یہ قول

فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ

تعجب کی بات ہے کہ جب ہم (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر دوبارہ) ایک نئے جنم میں آئیں گے۔ یہ وہی

۱؎ جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کو کہتے ہوئے سنا دنیا کے لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔ اور اے علی تو اور میں ایک درخت سے ہیں۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی جنات وزروع۔ دیکھو تفسیر ثعلبی فاتحہ سابعہ۔ غالباً یہ اشارہ اسی حدیث کی طرف ہے جس کو آپ نے فرمایا ہے انا و علی من نور واحد۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ

لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے

اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵

دن) طوق پڑے ہوں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (اے رسولؐ)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ

یہ لوگ تم سے بھلائی کے قبل ہی برائی (عذاب) کی جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان کے پہلے (بہت

مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۗ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ

سے لوگوں کی) سزائیں ہو چکی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار باوجود انکی شرارت

لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶

کے لوگوں پر بڑا بخشش کرم والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً بہت سخت عذاب

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ

والا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص (محمدؐ) پر اُسکے پروردگار کیطرف سے کوئی نشانی (ہماری

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

مرضی کے موافق) کیوں نہیں نازل کی جاتی (اے رسولؐ) تم تو صرف (خوفِ خدا سے) ڈرانے والے ہو۔ اور ہر قوم

تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۗ

کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے[1]۔ ہر مادہ جو کہ پیٹ میں لئے ہوئے ہے اسکو خدا ہی جانتا ہے اور رحموں کا گھٹنا

وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

بڑھنا (بھی وہی جانتا ہے) اور ہر چیز اُسکے نزدیک ایک اندازے سے ہے (وہی) باطن و ظاہر کا جاننے والا (سب سے) بڑا

الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ

(اور) عالیشان ہے۔ تم لوگوں میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور جو شخص ہانک پکار کے بولے اور جو شخص رات

جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰

(کی تاریکی) میں چھپا بیٹھا ہو اور جو شخص دن دہاڑے چلا جاتا ہو (اس کے نزدیک) سب برابر ہیں۔

[1] ابن مردویہ، ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی، ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیہ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ نازل ہوا تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا انا المنذر یعنی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا وانت الهادی یا علی بك یهتدی المهتدون بعدی۔ اے علیؑ تم ہی ہدایت کرنے والے ہو اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعہ سے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائیں گے اور اسی روایت کو باختلافِ الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیائی المختارہ نے ابن عباس سے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت بھی کی ہے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علیؑ سے یہی روایت کی ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ تا ۲۴ مطبوعہ مصر۔ اس سے فقط حضرت علیؑ کی امامت و خلافت بلا فصل ثابت نہیں ہوئی بلکہ دوازدہ امام کی امامت کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے۔ اور رسولؐ نے اس کو منحصر کر دیا ذات علیؑ میں۔ تو قیامت تک ہر قوم کے ہادی حضرت علیؑ ہونگے یا ان کی اولاد ۲۰

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ

(آدمی کسی حالت میں ہو مگر) اس کے لئے اس کے آگے اسکے پیچھے اسکے نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں کہ

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا

اسکی حکم خدا سے حفاظت کرتے ہیں جو (نعمت) کسی قوم کو حاصل ہو جب تک وہ لوگ خود اپنی نفسی حالت میں

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ

تغیر نہ ڈالیں خدا ہرگز تغیر نہیں ڈالا کرتا اور جب خدا کسی قوم پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کا کوئی

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ

ٹالنے والا نہیں اور نہ اس کا اس کے سوا کوئی والی (و سرپرست ہے) وہ وہی تو ہے جو تمہیں ڈرانے اور

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ

لالچ دینے کے واسطے (بجلی کی) چمک دکھاتا ہے اور (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ

گرج لہ اور فرشتے اسکے خوف سے اسکی حمد و ثنا کی تسبیح کیا کرتے ہیں وہی (آسمان سے) بجلیوں کو بھیجتا ہے

یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ

پھر اُسے جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور یہ لوگ خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے

یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ

ہیں حالانکہ وہ بڑا سخت قوت والا ہے۔ (مصیبت کے وقت) اُسی کو (پکارنا) ٹھیک پکارنا ہے

الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ

اور جو لوگ اُسے چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو انکی کچھ سنتے (تک) نہیں مگر جس طرح کوئی شخص

لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ

بغیر (انگلیاں) ملائے اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ

مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

وہ کسی طرح پہنچنے والا نہیں اور (اسی طرح) کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی بہکی پھرا کرتی ہے) اور آسمانوں

ہر شخص کے فرشتے محافظ ہیں۔ خدا کسی کی نعمت کو بلا وجہ نہیں بدلتا

لہ تسبیح کے معنی ہیں خدا کو ہر برائی سے پاکیزہ سمجھنا اور یہ کبھی تو زبان سے ہوتی ہے کبھی دل سے کبھی اعضا کے اشارہ سے کبھی صرف ظاہری حالت سے یعنی ہر مخلوق کی ظاہری حالت خود زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ اس کا خالق ہر برائی سے پاک ہے۔ اسی بنا پر خدا نے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے ان من شئی الا یسبح بحمدہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اسے ہر برائی سے پاک نہ سمجھتی ہو اور گرج بھی اس کی مخلوقات سے ہے پھر اس کا تسبیح کرنا کبھی تعجب خیز نہیں ہو سکتا ۱۲

گرج بھی خدا کی تسبیح میں مشغول ہے

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

اور زمین میں (مخلوقات سے) جو کوئی بھی ہے خوشی سے یا زبردستی سے سب اللہ ہی کے آگے سربسجود

وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

ہیں اور (اسی طرح) ان کے سائے بھی صبح و شام (سجدہ کرتے ہیں)۔ (اے رسولؐ تم پوچھو کہ (آخر) آسمان اور

وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ

زمین کا پروردگار کون ہے (یہ کیا جواب دیں گے تم خود کہہ دو کہ اللہ ہے۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ کیا تم نے اسکے

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں۔ جو اپنے لیئے آپ نہ تو نفع پر قابو رکھتے ہیں نہ ضرر پر (یہ بھی تو) پوچھو کہ بھلا

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ

(کہیں) اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) یا (کہیں) اندھیرا اور اُجالا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں)

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

ان لوگوں نے خدا کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں کیا انہوں نے خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے جسکے سبب

عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

مخلوقات ان پر مشتبہ ہو گئی ہے (اور ان کی خدائی کے قائل ہو گئے) تم کہہ دو کہ خدا ہی [1] ہر چیز کا پیدا کرنیوالا

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے اُسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنے اپنے انداز سے نالے بہہ نکلے پھر پانی کے

السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ

ریلے پر (جوش کھا کر) پھولا ہوا جھاگ (پھین) آگیا اور اس چیز (دھات) سے بھی جسے یہ لوگ زیور یا

ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

کوئی اسباب بنانے کی غرض سے آگ میں تپاتے ہیں اسی طرح پھین آجاتا ہے (پھر الگ ہو جاتا ہے)

اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

یوں حق و باطل کی مثل بیان فرماتا ہے۔ (کہ پانی حق کی مثال اور پھین باطل کی) غرض پھین تو خشک ہو کر

[1] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے کیونکہ کوئی شخص کام کو چیز نہیں کہہ سکتا اور اگر ایسی ہی تعمیم کی جائے گی۔ تو خدا کو بھی چیز میں داخل ماننا پڑے گا اور خدا اپنا بھی خالق ہو جائیگا حالانکہ یہ محال ہے ۱۲

سجود تکوینی خدا ہی ہے

ہر چیز کا خالق خدا ہے

جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؕ

غائب ہو جاتا ہے اور جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے (پانی) وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ یوں خدا (لوگوں کو

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ۱۷ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا

سمجھانے کے واسطے) مثلیں بیان فرماتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا ان کے لئے تو

لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ

(بہتری ہی) بہتری ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کا کہا نہ مانا (قیامت میں انکی یہ حالت ہوگی) کہ اگر انہیں

لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

روئے زمین کے سب خزانے بلکہ اسکے ساتھ اتنا اور مل جائے تو یہ لوگ اپنی نجات کے بدلے اس کو

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ

(بخوشی) دے ڈالیں (مگر پھر بھی کوئی فائدہ نہیں) یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائیگا اور آخر

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۱۸ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ

ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وُہ (کیا) بُری جگہ ہے۔ (اے رسول) بھلا وُہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ

پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے کبھی اس کے برابر ہو سکتا ہے جو مطلق اندھا

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۱۹ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ

ہے (ہرگز نہیں اس سے تو) بس کچھ سمجھ دار ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں (یہ) وُہ لوگ ہیں کہ

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۲۰ وَ

خدا سے جو عہد کیا اُسے پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جن تعلقات

الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۲۱

ہیں اور (قیامت کے دن) بُری طرح حساب لیئے جانے سے خوف کھاتے ہیں۔ اور

ع ۱۱

لہ علامہ ابن مردویہ نے جو اہل سنت کے ایک بڑے عالم ہیں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس شخص سے علی بن ابی طالب مراد ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲-۱۲-۱۲

مومنین کی صفت

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

(یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے (جو مصیبت ان پر پڑی) اسے جھیل

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

گئے اور پابندی سے نماز ادا کی اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی تھی اس میں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۲

راہ میں) خرچ کیا اور یہ لوگ برائی کو بھی بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کی خوبی

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

مخصوص ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے اور اُنکے باپ داداؤں اور اُنکی

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

بیویوں اور انکی اولاد میں سے جو لوگ نیکوکار ہیں (وہ سب بھی) اور فرشتے (بہشت کے ہر) ہر دروازے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

سے انکے پاس آئیں گے اور سلام علیکم (کے بعد کہیں گے) کہ (دُنیا میں) تم نے صبر کیا (یہ اسی کا صلہ ہے)

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۴ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ

دیکھو) تو آخرت کا گھر کیسا اچھا ہے۔ اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کو پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے

اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ

ہیں اور جن (تعلقات باہمی) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انہیں قطع کرتے ہیں۔

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ

اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝۲۵ اَللّٰهُ يَبْسُطُ

اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بُرا گھر (جہنم) ہے۔ اور خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ

روزی کو بڑھا دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اور یہ لوگ دُنیا

کفار کی صفت

الدُّنْيَا ۚ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝۲۶ ع

کی (چند روزہ) زندگی پر بہت نہال ہیں حالانکہ دنیاوی زندگی (نعیم) آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت چیز

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص (یعنی تم) پر (ہماری خواہش کے موافق) کوئی معجزہ

مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں نہیں نازل ہوتا تم (ان سے) کہہ دو کہ اس میں شک نہیں کہ خدا جسے چاہتا

يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝۲۷ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ

ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس نے اس کی طرف رجوع کی اسے اپنی طرف (پہنچنے کی) راہ دکھاتا ہے یہ وہ

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ

لوگ ہیں جنہوں نے ایمان قبول کیا اور اُنکے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں

الْقُلُوْبُ ۝۲۸ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى

کو تسلی ہوا کرتی ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کے واسطے (بہشت میں) طوبیٰ ہے

لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝۲۹ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

اور خوشحالی اور اچھا انجام ہے۔ (اے رسول) جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے (اسی طرح) ہم نے تمکو اس اُمت میں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ

بھیجا ہے جس سے پہلے اور بھی بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں تاکہ تم ان کے سامنے جو قرآن ہم نے وحی کے ذریعہ

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ

سے تمہارے پاس بھیجا ہے انہیں پڑھ کر سناؤ اور یہ لوگ کچھ تمہارے ہی نہیں بلکہ سرے سے خدا ہی کے منکر

رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝۳۰

ہیں تم کہہ دو کہ وہی میرا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرنا

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی) نازل ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اسکی وجہ سے

ع ۸

لہ ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ ابن ابی طالب کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو۔ اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دوسری حدیث میں قرظہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ خدا نے انجیل میں حضرت عیسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ میرے کام میں سستی کرو اور نفوذ سمجھو اور میری بات سنو اور میرا کہا مانو اے بتول باکرہ کے بیٹے میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا، اور تم کو اور تمہاری ماں کو سارے جہان کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنائی تو تم میری عبادت کرو اور مجھی پر بھروسہ رکھو اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ حضرت عیسیٰ نے عرض کی خدایا میں کونسی کتاب مضبوطی سے پکڑوں حکم ہوا انجیل کو مضبوطی سے لئے رہو اور سیکھنے والوں کے سامنے اس کو بیان کرو اور ان کو خبر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں حیّ، قیوم بدیع، دائم ہوں کبھی فنا نہ ہوں گا۔ تو خدا اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو آخر زمانہ میں ہوگا ایمان لاؤ اور اس کی تصدیق کرو اور اس نبی کی متابعت کرو جو اونٹ پر سوار بدن پر بال کے کپڑے ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے ہوگا اسکی آنکھیں بڑی بڑی ہونگی اور دونوں بھویں ملی ہونگی صاحب کسا ہوگا اس کی نسل اس مبارک عورت سے جاری ہوگی جس کا نام خدیجہ ہوگا اس عورت کے واسطے خدا نے بہشت میں ایک موتی محل بنوایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہوا ہے اس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ رنج اس کی ایک بیٹی ہوگی جس کا نام فاطمہ ہوگا۔ اور اس کے دو بیٹے ہونگے حسن و حسین جو شہید ہونگے۔ جو شخص اس نبی کے زمانہ میں موجود ہو۔ اور اس کی باتیں سنیں اُس کے لئے طوبیٰ ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کی طوبیٰ کیا ہے؟ حکم ہوا کہ یہ بہشت کا ایک درخت جس کو میں نے اپنی قدرت سے (باقی برصفحہ ۴۰۳ پر)

بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ

زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مُردے بول اُٹھتے (تو بھی یہ لوگ ماننے والے نہ تھے)

اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

بلکہ (سچ یوں ہے کہ) سب کام کا اختیار خدا ہی کو ہے تو کیا ابھی تک ایمان والوں کو چین نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر انکی کرتوت کی سزا میں کوئی (نہ کوئی)

تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا

مصیبت پڑتی ہی رہے گی یا (ان پر نہ پڑی) تو ان کے گھروں کے آس پاس (غرض) نازل ہوگی (ضرور)

مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

یہاں تک کہ خدا کا وعدہ (فتح مکہ) پورا ہو کر رہے اور اس میں تو شک نہیں کہ خدا ہرگز خلاف وعدہ

يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

نہیں کرتا۔ اور (اے رسول) تم سے پہلے بھی بہتیرے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو میں نے

قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ

(چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر (آخرکار) ہم نے انہیں لے ڈالا پھر (تو کیا پوچھتا ہے کہ) ہمارا عذاب

كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا

کیسا تھا۔ تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (اُنکو یوں ہی چھوڑ دیگا ہرگز نہیں اور

كَسَبَتْ ؕ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ

ان لوگوں نے خدا کے (دوسرے دوسرے) شریک ٹھہرائے (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ تم آخر ان کے نام تو

تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

بتاؤ (یا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا تک نہیں کہ وہ زمین میں (کدھر بستے) ہیں۔

مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ

یا (نری اوپری) باتیں بناتے ہو۔ بلکہ (اصل یہ ہے کہ) کافروں کو ان کی مکاریاں بھلی دکھائی گئی ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰۲) بویا ہے اور میرے فرشتوں نے اسے قائم رکھا ہے اس کی جڑ رضوان سے ہے اور اس کا پانی تسنیم سے دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد چہارم صفحہ ۵۹ سطر ۲۲ و ۲۹ تا ۳۴ مطبوعہ مصر ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۱ یہ نام اس واسطے خدا نے پوچھے ہیں تاکہ وہ لوگ اس پر غور کر کے اسکی توحید کے قائل ہوں کیونکہ جب وہ کوئی چیز ہی نہیں پھر ان کا کوئی نام کیا بتائے گا۔ ۱۲

وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

اور وُہ (گویا) راہِ راست سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جس شخص کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اُس کا

مِنْ هَادٍ ۝۳۳ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ

کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ ان لوگوں کے واسطے دُنیاوی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو یقینی

الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۳۴ مَثَلُ

بہت سخت کھلنے والا ہی ہے اور (پھر) خدا (کے غضب) سے اُنکا کوئی بچانے والا (بھی) نہیں۔ جس باغ بہشت

الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے (اس کی صفت یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّ

اس کے میوے سدا بہار، اور ایسی ہی اس کی چھاؤں بھی۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو (دُنیا میں)

عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

پرہیزگار رہتے اور کافروں کا انجام (جہنم کی) آگ ہے۔ اور (اے رسول) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ

وُہ تو جو (احکام) تمہارے پاس نازل کئے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں[1] اور بعض فرقے اُسکی بعض

يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ

باتوں سے انکار کرتے ہیں۔ تم (ان سے) کہہ دو کہ (تم مانو نہ مانو) مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں

اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝۳۶ وَكَذٰلِكَ

اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں (سب کو) اسی کی طرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو ہر پھر کر اسی کی طرف جانا ہے

اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَمَا

اور یوں ہم نے اس قرآن کو عربی (زبان) کا فرمان نازل فرمایا اور (اے رسول) اگر کہیں تم نے اس کے بعد کہ تمہارے

جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷ ع

پاس علم (قرآن) آچکا انکی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرلی تو یاد رکھو کہ) پھر خدا کی طرف سے نہ کوئی تمہارا سرپرست ہوگا نہ

[1] بعض مفسرین کے خیال کے موافق یہ آیت عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

کوئی بچانے والا۔ اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے انکو[1] بیویاں بھی دیں

اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

اور اولاد (بھی عطا کی) اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ کوئی معجزہ خدا کے اذن کے بغیر لا دکھائے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ

ہر ایک وقت (موعود) کے لیے (ہمارے یہاں) ایک (قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے جو

مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹ وَاِنْ

اس میں سے) خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے اور اسکے پاس

مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اصل کتاب (لوح محفوظ موجود) ہے۔ اور (اے رسول) جو جو وعدے (عذاب وغیرہ کے) ہم ان کفار سے کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝۴۰ اَوَلَمْ

چاہے ان میں سے بعض تمہارے سامنے پورے کر دکھائیں یا تمہیں اس سے پہلے اٹھا لیں بہرحال تم پر تو صرف (احکام کا) پہنچا

يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ

دینا فرض ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے۔ کیا ان لوگوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم زمین کو (فتوحات اسلام سے)

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ

اسکے تمام اطراف سے (سواد کفر میں) گھٹاتے چلے آتے ہیں اور خدا جو (چاہتا ہے) حکم دیتا ہے) اسکے حکم کا کوئی

الْحِسَابِ ۝۴۱ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ

ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے ہو گزرے ہیں ان لوگوں نے بھی پیغمبروں

الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ

کی مخالفت میں بڑی بڑی تدبیریں کیں تو (خاک نہ ہو سکا کیونکہ) ساری تدبیریں تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں اور جو شخص جو کچھ کرتا

وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۴۲ وَيَقُوْلُ

ہے وہ اسے خوب جانتا ہے۔ اور عنقریب کفار کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کی خوبی کس کے لئے ہے۔ اور (اے رسول)

اگلے پیغمبروں کی بھی ازواج بکثرت تھیں

[1] مشرکین اور یہود حضرت رسول پر طعن کیا کرتے تھے کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اسقدر بیویاں نہ کرتے اور اس زمانہ کے عیسائی اور آریہ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ اے رسول بیوی اور اولاد کی کثرت سے نبوت میں کوئی خرابی نہیں لازم آتی چنانچہ اگلے پیغمبروں میں یہ بات تھی۔ مثلاً حضرت داؤدؑ کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمانؑ کی تین سو۔ ازیں قبیل اور پیغمبروں کی بھی۔ دیکھو توریت۔ ۱۲-۱۲ [2] مطلب یہ ہے کہ اس کی مرضی جو چاہے کرے، جس کو چاہے باقی رکھے اور جس کو چاہے ردوبدل کر دے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا

کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو تم (اُن سے) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی)

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝۴۳

گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص لہ جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے، کافی ہیں؛

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ (۱۴) (۷۲)

اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۷

سورۂ ابراہیمؑ لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ

الٓرٰ۔ (اے رسول یہ قرآن وہ) کتاب ہے جس کو ہم نے تمہارے پاس اسلئے نازل کیا ہے تاکہ تم

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ

لوگوں کو انکے پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ غرض اسکی راہ پر

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

لاؤ جو سب پر غالب اور سزاوارِ حمد ہے وہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ

کچھ) اسی کا ہے اور (آخرت میں) کافروں کے لیئے جو سخت عذاب (مہیا کیا گیا) ہے افسوس ناک ہے

شَدِيْدِ ۝ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

وہ کفار جو دُنیا کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت پر (جو نعیم ابدی ہے) ترجیح دیتے ہیں اور (لوگوں

عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

کو) خدا کی راہ (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرنا چاہتے

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

ہیں۔ یہی لوگ بڑے پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے

لہ اکثر مفسرین اس کے قائل ہیں کہ اس شخص سے مراد علی بن ابیطالبؑ ہیں چنانچہ عاصمی نے زین الفتی میں ذکر کیا ہے۔ اور ثعلبی نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ من عندہ علم الکتاب سے مراد علی بن ابیطالبؑ ہیں اور اسی وجہ سے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ سلونی قبل ان تفقدونی مجھ سے میرے مرنے کے قبل جو چاہو پوچھ دیکھو فواتح میبذی اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی مگر یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ سعید بن منصور ابن جریر ابن منذر ابن ابی حاتم اور نحاس نے اپنی کتاب ناسخ میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔ کہ جب ان سے پوچھا کہ من عندہ علم الکتاب سے عبداللہ بن سلام مراد ہیں تو کہنے لگے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے۔ اس سے بالاتر سنیے کہ ابن منذر نے شعبی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کی شان میں کوئی آیت ہی نہیں نازل ہوئی دیکھو تفسیر سیوطی جلد ۴ صفحہ ۶۹ سطر ۲۰ تا ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ

اس سورۃ کے بعض اخلاقی نتیجے یہ ہیں ۱۔ قرآن خدا کی کتاب ہے، کفار کی شناخت ۲ ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے، بنی اسرائیل کا حال، شکر سے نعمت اور کفران سے عذاب کی زیادتی، ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا، خدا مغفرت کی طرف بلاتا ہے ایمانداروں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ہر سرکش منہ کی کھائے گا، کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ، کلمہ طیبہ کی تشبیہ، کلمہ کفر کی تشبیہ، مومنوں کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ نعمت ناشکری سے بدلنے کا نتیجہ، خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا، حضرت ابراہیمؑ کی دعا، مکہ میں حضرت اسمٰعیلؑ کو باقی بیت پھر

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ

جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کو اس کی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تاکہ اسکے سامنے (ہمارے

لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

احکام) بیان کر سکے۔ تو یہی خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسکی چاہتا ہے ہدایت

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ

کرتا ہے اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے موسےٰ کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا (اور

اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ

یہ حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ اور انہیں خدا کے (وہ)

بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

دن یاد دلاؤ (جنمیں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں) اسمیں شک نہیں کہ اسمیں تمام صبر و شکر کرنیوالے

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور (وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا نے جو

اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ

احسانات تم پر کیئے ہیں انکو یاد کرو جب اُسنے تمکو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی کہ وہ تمکو بہت بُرے بُرے دُکھ

وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ

دے کے ستاتے تھے اور تمہارے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے واسطے) زندہ رہنے

بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ

دیتے تھے اور اسمیں تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہارے صبر کی) بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی یاد ہے)

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

جب تمہارے پروردگار نے تمہیں جتا دیا کہ اگر (میرا) شکر کرو گے تو میں یقیناً تم پر (نعمت کی) زیادتی کرونگا اور اگر میں

لَشَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ

تمنے ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔ اور موسےٰ نے (اپنی قوم سے) کہدیا تھا کہ اگر تم اور تمہارے ساتھ

ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے۔

(بقیہ از صفحہ ۴۰۶) کی سکونت اور اُس کی آبادی اعمال سے خدا بے خبر نہیں قیامت کا ذکر، خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ وغیرہ ۱۲۰ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۵ اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم نعمت اسلام کا شکر کرو گے تو ایمان کی نعمت ملے گی اور اگر اس پر شکر کرو گے تو مقام وصل تک پہنچو گے اور اگر اس پر شکر کرو گے تو مقام قربت تک پہنچو گے فطوبیٰ ۱۲۰

شکر سے نعمت اور کفران سے عذاب کی زیادتی

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۙ فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝٨

جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب (ملکر بھی خدا کی ناشکری کرو تو خدا کو ذرا بھی پرواہ نہیں کیونکہ وہ تو بالکل

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ

بے نیاز ہے اور سزاوار حمد ہے۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم

وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ

اور عاد و ثمود اور (دوسرے لوگ) جو انکے بعد ہوئے (کیونکر خبر ہوتی) ان کو تو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں انکے پاس

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي

انکے (وقت کے) پیغمبر معجزے لیکر آئے (اور سمجھانے لگے) تو ان لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو انکے منہ پر

أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا

الٹا مار دیا اور کہنے لگے کہ جو (حکم لیکر) تم خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں

لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝٩ قَالَتْ

مانتے اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو بڑے گہرے شک میں پڑے ہیں۔ (تب ان

رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

کے پیغمبروں نے (ان سے کہا کیا تم کو خدا کے بارے میں شک ہے جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا ہے (اور

يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ

وہ تم کو اپنی طرف بلاتا بھی ہے تو اس لیئے کہ تمہارے گناہ معاف کردے اور ایک وقت مقرر تک تم کو

إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۚ

(دنیا میں چین سے) رہنے دے تو وہ لوگ بھی بول اٹھے کہ تم بھی بس ہمارے ہی سے آدمی ہو (اچھا اب

تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

سمجھے تم یہ چاہتے ہو کہ جن معبودوں کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تم ہم کو ان سے باز رکھو (اچھا اگر تم سچے

آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝١٠ قَالَتْ لَهُمْ

ہو تو) کوئی صاف کھلا ہوا صریح معجزہ ہمیں دکھلاؤ۔ ان کے پیغمبروں نے ان کے جواب میں کہا کہ اس میں

ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا

خدا مغفرت ہی کی طرف بلاتا ہے۔

رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ

شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنا فضل (و

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

کرم) کرتا ہے (اور رسالت عطا فرماتا ہے) اور ہمارے اختیار میں یہ بات نہیں کہ بے حکم خدا (تمہاری فرمائش

بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

کے موافق) ہم کوئی معجزہ تمہارے سامنے لاسکیں اور خدا ہی پر سب ایمانداروں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیں

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ

آخر کیا ہے کہ ہم اس پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ہمیں (نجات کی) یقیناً اسی نے راہیں دکھائیں اور جو جو

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اذیتیں ہمیں پہنچائیں (ان پر ہم نے صبر کیا اور) آئندہ بھی صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ

پر توکل[1] کرنا چاہیئے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا اپنے (وقت کے) پیغمبروں سے کہنے لگے ہم تو تمکو اپنی

مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ

سرزمین سے ضرور نکال باہر کردینگے۔ یہانتک کہ تم پھر ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آؤ تو انکے پروردگار نے

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

انکی طرف وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں) ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور غارت کردیں گے اور انکی ہلاکت کے بعد ضرور تمھیں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

کو اس سرزمین میں بسائیں گے یہ (وعدہ) محض اس شخص سے ہے جو ہماری بارگاہ میں (اعمال کی جوابدہی میں)

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾

کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کھائے اور ان پیغمبروں نے ہم سے اپنی فتح کی دعا مانگی آخر وہ پوری ہوئی

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

اور ہر ایک سرکش عداوت رکھنے والا ہلاک ہوا (یہ تو انکی سزا تھی) اور اسکے پیچھے جہنم ہے اور (اس میں) اسے پیپ لہو۔

[1] ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول نے جبرئیل سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے جبرئیل نے عرض کی اس بات کا یقین کرنا کہ مخلوق نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع نہ کچھ دے سکتا ہے نہ روک سکتا ہے اور تمام مخلوقات سے مایوس ہو جانا جب کوئی شخص اس حد تک پہنچ جائے گا تو خدا کے سوا نہ کسی سے امید رکھے گا، نہ ڈرے گا، نہ طمع رکھے گا۔ ۱۲-۱۲-

ع ۶ ۱۲ ۱۳

ایمان والوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

ہر سرکش مغرور کچلا جائے گا

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ

بھرا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا (زبردستی) اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا پڑے گا اور اسے حلق سے بآسانی نہ اتار سکے

مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

گا۔ اور وہ (مصیبت ہے کہ) اسے ہر طرف سے موت (ہی موت) آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے حالانکہ وہ مرے نہ مرسکیگا

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ اشْتَدَّتْ

اور پھر اسکے پیچھے عذاب سخت ہوگا۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے کافر ہو بیٹھے انکی مثل ایسی ہے کہ انکی کارستانیاں گویا

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

راکھ کا ایک ڈھیر ہے جسے اندھڑ کے روز ہوا کا بڑے زوروں کا جھونکا اڑا لے گا جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا کرایا ہے

عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اسمیں سے کچھ بھی ان کے قابو میں نہ ہوگا۔ یہی تو پلے درجے کی گمراہی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی نے سارے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

آسمان و زمین ضرور مصلحت سے پیدا کیے اگر وہ چاہے تو سب کو مٹا کر ایک نئی خلقت (کی بستی) لا

وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

بسائے اور یہ خدا پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ اور (قیامت کے دن) لوگ سب کے سب خدا

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

کے سامنے نکل کھڑے ہونگے تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے بڑی عزت والوں سے (اس وقت)

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ

کہیں گے کہ ہم تو بس تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج) تم خدا کے عذاب سے کچھ بھی ہمارے

اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ

آڑے آسکتے ہو وہ جواب دینگے (اصلاح کار کجا دمن خراب کجا) کاش خدا ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہاری

عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَ ع

ہدایت کرتے۔ ہم خواہ بیقراری کریں خواہ صبر کریں (دونوں) ہمارے لیے برابر ہیں۔ (کیونکہ عذاب سے) ہمیں تو اب

دوزخیوں کو پیپ پینے کو ملے گی

کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ

جنتیوں پر صبر و بیقراری دونوں برابر ہیں۔

قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ

چھٹکارا نہیں اور جب (لوگوں کا آخیر فیصلہ ہو چکے گا اور لوگ شیطان کو الزام دینگے) تو شیطان کہیگا کہ خدا

الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (وہ تو پورا ہو گیا) اور میں نے بھی وعدہ تو کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور مجھے

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا

کچھ تم پر حکومت تو تھی نہیں مگر اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (برے کاموں کی طرف) بلایا اور تم نے میرا کہنا مان

تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ

لیا تو اب تم مجھے برا (بھلا) نہ کہو بلکہ (اگر کہنا ہے تو) اپنے نفس کو برا کہو (آج) نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا

اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ

ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو میں تو اس سے پہلے ہی بیزار ہوں کہ تم نے مجھے (خدا کا)

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ

شریک بنایا۔ بیشک جو لوگ نافرمان ہیں انکے لیئے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے (صدق دل سے) ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

قبول کیا اور اچھے اچھے عمل کیے وہ بہشت کے ان باغوں میں داخل کیئے جائینگے جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

جاری ہونگی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہاں انکی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات (مثلاً کلمہ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال بیان کی ہے کہ اچھی

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْۤ

بات) گویا ایک پاکیزہ درخت ہے کہ اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی ٹہنیاں آسمان میں (لگی) ہوں۔ اپنے

اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

پروردگار کے حکم سے ہمہ وقت پھلا (پھولا) رہتا ہے۔ اور خدا لوگوں کے واسطے

لہ ایک حدیث میں حضرت رسول سے روایت ہے کہ اس درخت کی جڑ میں ہوں اور علی اس کی ڈال اور آئمہ اس کی شاخیں اور ہمارا علم اس کے پھل، اور مومنین شیعہ اس کے پتے ہیں۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

(اس لیئے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ اور گندی بات (جیسے کلمۂ شرک) کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ۣ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا

گویا ایک گندے درخت کی سی ہے (جس کی جڑ ایسی کمزور ہے) کہ زمین کے اوپر ہی اکھاڑ پھینکا جائے (کیونکہ اس

مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

کو کچھ ٹھہراؤ تو ہے نہیں۔ جو لوگ سچی بات (کلمۂ توحید) پر (صدق دل سے) ایمان لا چکے انکو خدا دنیا کی زندگی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۖ

(بھی) ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور انہیں (سوال و جواب میں کوئی دقت

وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿۲۷﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا

نہ ہوگی) اور سرکشوں کو خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں

نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

کے حال پر غور نہیں کیا جنہوں نے میرے احسان کے بدلے ناشکری اختیار کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (جہنم) میں

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

جھونک دیا کہ سب کے سب جہنم واصل ہونگے۔ اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ اور یہ لوگ دوسروں کو خدا کا ہمسر بنانے

أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ

لگے تاکہ (لوگوں کو) اسکی راہ سے بہکا دیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ (خیر چند روز تو) چین کر لو پھر تو تمہیں دوزخ

مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔ (اے رسول) میرے وہ بندے جو ایمان لا چکے ان سے کہہ دو کہ پابندی

يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

سے نماز پڑھا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) چھپا کر یا دکھلا کر اس

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿۳۱﴾

دن (قیامت) کے آنے سے پہلے جس میں نہ تو (خرید و فروخت ہی کام آئے گی) نہ دوستی محبت خرچ کیا کریں۔ خدا

سورۂ کفر کی تشبیہ

مومنین کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے

نعمت کی ناشکری کے بدلے کا نتیجہ

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ

ہی ایسا (قادر و توانا) ہے جس نے سارے آسمان و زمین پیدا کر ڈالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ

کے ذریعہ سے (مختلف درختوں سے) تمہاری روزی کے واسطے (طرح طرح کے) پھل پیدا کئے اور

سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ

تمہارے واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کر دیں تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور تمہارے واسطے

لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ

ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا اور سورج[1] اور چاند کو تمہارا تابعدار بنا دیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

رات اور دن کو تمہارے قبضہ میں کر دیا کہ ہمیشہ حاضر باش رہتے ہیں) اور (اپنی ضرورت کے موافق) جو کچھ

سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

تم نے اس سے مانگا اس میں سے بقدر مناسب تمہیں دیا اور اگر خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا ہو تو گن نہیں سکتے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ

ہو۔ اس میں تو شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف ناشکرا ہے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ

(خدا سے) عرض کی تھی کہ پروردگار! اس شہر (مکہ) کو امن و امان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس

اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا

بات سے بچائے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ اے میرے پالنے والے اس میں شک نہیں کہ ان بتوں نے

مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ

بہتیرے لوگوں کو گمراہ[2] بنا چھوڑا تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو

فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ

تجھے اختیار ہے) تو تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ)

[1] کشتی ندی سورج چاند رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے ان چیزوں کو جس طرح چاہے کام میں لائے اور یہ تمام چیزیں اسی کے واسطے پیدا کی گئی ہیں۔ اسی کو سعدی نے کیا خوب نظم کیا ہے: ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

[2] چونکہ بت گمراہی کے ذریعہ ہوتے ہیں اس وجہ سے گمراہی کی ان کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

خدا کی نعمتوں کو کوئی شمار نہیں کر سکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ

کے پاس ایک کھیتی کے (ویران) بیابان (مکہ) میں اپنی کچھ اولاد کو (لا کر) بسایا ہے تاکہ اے ہمارے

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ

پالنے والے یہ لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر

تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

(تاکہ وہ یہاں آکر آباد ہوں) اور انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر تاکہ یہ لوگ (تیرا)

يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَ

شکر کریں۔ اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو اس سے

مَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

خوب واقف ہے اور خدا سے تو کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اس خدا کا (لاکھ لاکھ)

السَّمَاۗءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ

شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا[۱] آنے پر اسمٰعیل و اسحاق (سے سے دو فرزند) عطا

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿۳۹﴾

کئے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے۔ اے میرے

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ

پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنا دے، اور اے میرے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

پالنے والے میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب ہونے

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا

لگے، مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سارے ایمانداروں کو تو بخشدے۔ اور جو کچھ یہ ظالم (کفار مکہ)

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ

کیا کرتے ہیں اس سے خدا کو غافل نہ سمجھنا۔ (اور ان پر فوراً عذاب نہ کرنے کی) صرف یہ وجہ ہے

[۱] حضرت ابراہیمؑ شام میں رہتے تھے جب حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو چونکہ حضرت سارہؓ بانجھ تھیں، سوت کا لڑکا ہوتے ہی رشک و حسد کی آگ بھڑک اٹھی آخر جب ان دونوں میں کسی طرح نہ بنی، حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ و اسمٰعیلؑ کو لے کر ہوئے خدا کے حکم سے مکہ کے میدان میں لائے جبکہ وہاں بالواد سپاڑ کے سوا کچھ خاک نہ تھا اور چونکہ سارہ سے پہنچا کر فوراً واپسی کا وعدہ کر لیا تھا ان دونوں کو تنہا چھوڑ کر کے چلے گئے اور ہاجرہ نے ایک درخت پر چادر ڈال کر اپنے ننھے سے بچے کو چھاؤں میں رکھا مگر جب بچے کو پیاس لگی اور پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان کئی مرتبہ ادھر ادھر دوڑیں اور پانی نہ ملا، تو خدا کی قدرت اس بچے کی پیاس میں ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹا جسے آب زمزم کہتے ہیں۔ غرض پانی نکلا تو چند پرند جمع ہونے لگے یہ دیکھ کر قبیلہ جرہم کے لوگ ہاجرہ کے پاس آئے اور انہی کی کیفیت حالات معلوم کر کے وہاں رہنے کی اجازت چاہی اور حضرت ابراہیمؑ دوبارہ ان کو دیکھنے آئے تو حضرت ہاجرہ نے اجازت لیکر ان کو سکونت کی اجازت دی یوں وہ جنگل اور پرپٹ میدان آباد ہوا۔ سچ ہے ؎ ہر کجا چشمہ بود شیریں و مردم و مرغ و دور گرد آیند۔ جب حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو دونوں باپ بیٹے نے مکہ خانہ کعبہ اسی جگہ بنایا جہاں خدا نے حضرت آدمؑ کے واسطے ایک قبلہ نازل کیا تھا اور طوفان نوحؑ کے وقت اٹھا لیا گیا اسی وجہ سے اس کو بیت العتیق (پرانا گھر) کہتے ہیں۔ غرض یوں خدا کا گھر اور مکہ بنا۔ ۱۲ منہ۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کے ننانوے برس کے سن میں حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے اور ایک سو بارہ برس کے سن میں حضرت اسحٰقؑ تو حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسحٰقؑ سے تیرہ برس بڑے تھے۔ ۱۲ منہ

ع ۷

اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ ۝۴۲
کہ اُس دن تک کی مہلت دیتا ہے جس دن لوگوں کی آنکھوں کے ڈھیلے (خوف کے مارے) پتھرا

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ
جائینگے (اور) اپنے اپنے سر اٹھائے بھاگے چلے جارہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہے) انکی طرف انکی نظر

طَرْفُهُمْ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝۴۳ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ
نہیں لوٹتی (جدھر دیکھ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں) اور انکے دل ہوا ہو رہے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) لوگوں کو

يَاْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ
اس دن سے ڈراؤ (جسدن) ان پر عذاب نازل ہوگا تو جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی (گڑگڑا کر) عرض کریں گے کہ اے

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ
ہمارے پالنے والے ہمکو تھوڑی سی مہلت اور دیدے (اب کی بار) ہم تیرے بلانے پر ضرور اٹھ کھڑے ہونگے اور

اَوَلَمْ تَكُونُوٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝۴۴
سب رسولوں کی پیروی کرینگے (تو انکو جواب ملے گا) کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو اسکے پہلے (اس پیمانہ میں کھایا

وَّسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَنْفُسَهُمْ
کرتے تھے تمکو کسی طرح کا زوال نہیں اور (کیا تم وہ لوگ نہیں کہ جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) آپ اپنے

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ
اُوپر ظلم کیا انہی کے گھروں میں تم بھی رہے حالانکہ تمپر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہمنے انکے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور

الْاَمْثَالَ ۝۴۵ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ
ہمنے تمہارے (سمجھانے کے واسطے مثلیں بھی بیان کردی تھیں۔ اور وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے (اور بھی

مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ
بازنہ آئے) حالانکہ ان کی سب چالیں خدا کی نظر میں تھیں اور اگرچہ انکی مکاریاں اس غضب کی تھیں کہ ان سے پہاڑ اپنی

الْجِبَالُ ۝۴۶ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
جگہ سے) ہٹ جائیں (مگر سب ہیچ تھیں)۔ تو تم یہ خیال (بھی) نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے خلاف وعدہ

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴۷
کرنیوالا ہے (ہرگز نہیں) خدا زبردست (اور) انتقام لینے والا ہے

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اس آیت میں نمرود کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ آگ سے محفوظ رہے تو نمرود حسد کی آگ میں جل مرا اور کہنے لگا میں آسمان پر جاکر ابراہیمؑ کے خدا کو دیکھوں گا لوگوں نے ہر چند سمجھایا کہ آسمان بہت دور ہے اس پر جانا آسان نہیں مگر وہ کاہے کو سنتا۔ اس نے تین برس میں ایک بہت اونچا محل بنوایا۔ جب اس پر چڑھا تو اتنا ہی دور نظر پڑا جتنا زمین سے معلوم ہوتا تھا، اور دوسرے ہی دن وہ محل گر پڑا جس سے بہت سے لوگ دب کر مر گئے تو وہ اور غصہ ہوا۔ کہنے لگا ابراہیمؑ کے خدا نے میرا محل گرادیا، اب میں اس سے آسمان پر جاکر جنگ کرونگا۔ غرض اس نے چار گدھ پالے اور ایک دن ایک صندوق کے چار کونوں پر چاروں کو باندھ دیا اُن کے سامنے اوپر گوشت لٹکا دیا اور خود مع وزیر کے صندوق میں بیٹھا غرض وہ گدھ گوشت کی طمع میں صندوق لے کر اڑے اور ایک شب و روز اڑنے کے بعد پھر اوپر دیکھا تو آسمان کو اتنی ہی دور دیکھا اور جب نیچے دیکھا تو پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا پھر ایک شب و روز کے بعد نظر نہ آیا پھر ایک شب و روز کے بعد نظر کی تو آسمان کی وہی حالت اور زمین دھواں معلوم ہوئی اس وقت نمرود خائف ہوا اور گوشت کو نیچے لٹکا دیا۔ تو گدھوں نے نیچے کا رُخ کیا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

قیامت کا ذکر

قیامت میں کفار کی تمنا اور اس کا جواب

خدا اپنے وعدہ خلافی نہیں کرتا

نمرود کی خدا سے جنگ

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴۷ یَوْمَ تُبَدَّلُ

کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا (سب سے) زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ (مگر کب؟ جس دن[1] یہ زمین بدل کر دوسری

الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ

زمین کر دی جائے گی اور (اسی طرح) آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝۴۸ وَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ

روبرو (اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں

مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۝۴۹ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ

جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے (بدن کے) کپڑے قطران کے ہونگے اور انکے چہروں کو

وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝۵۰ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ كُلَّ

آگ (ہر طرف سے) ڈھانکے ہوگی تاکہ خدا ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ دے (اچھا تو اچھا برا تو برا) بیشک

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۵۱

خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیئے ایک قسم کی اطلاع ہے تاکہ

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِیَعْلَمُوْٓا

لوگ اسکے ذریعہ سے (عذاب خدا سے) ڈرائے جائیں اور تاکہ یہ بھی یقین جان لیں کہ بس وہی

اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲ ع

خدا ایک معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت وعبرت حاصل کریں۔

(۱۵) سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّیَّةٌ (۵۴)

اٰیاتہا ۹۹ رکوعاتہا ۶

سورۂ حجر[2] مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝۱

الٓرٰ۔ یہ کتاب (خدا) اور واضح و روشن قرآن کی (چند) آیتیں ہیں۔

[1] آتا تو یقینی ہے کہ قیامت میں یا اس کے بعد نہ یہ زمین ہوگی نہ یہ آسمان بلکہ زمین بھی دوسری ہوگی اور آسمان بھی دوسرا۔ مگر تفاسیر میں شدید اختلاف ہے کہ آخر وہ زمین و آسمان کیسے ہوں گے۔ بعض میں یہ ہے کہ چاندی کے سے سفید براق ہوں گے۔ بعض میں یہ ہے کہ زمین چاندی کی سی، اور آسمان سونے کا سا۔ بعض میں ہے کہ ایسی ہی زمین ہوگی۔ یہ پہاڑ اور دریا کی بلندی اور پستی نہ ہوگی۔ بعض میں ہے کہ زمین روٹی کی سی ہوگی کہ مومنین اگر چاہیں تو کھا سکیں اور بعض میں ہے کہ آسمانوں کی جگہ بہشت ہوگی اور دریاؤں کی جگہ جہنم۔ ازیں قبیل اور اختلافات بھی ہیں۔ ۱۲

[2] اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں:-
(۱) قرآن کی حقیقت، (۲) موت کا وقت معین ہے (۳) آسمان کے صنائع (۴) حضرت آدمؑ کا قصہ، (۵) جہنم کے طبقے (۶) اہل بہشت کی صفت (۷) حضرت ابراہیمؑ کے مہمان، (۸) قوم لوطؑ کا قصہ (۹) قوم شعیبؑ کا قصہ (۱۰) قوم صالحؑ کا قصہ، (۱۱) مال کی بے وقعتی۔ (۱۲) مومنین کے لئے خدا ہر طرح کافی ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲